محمد اسرار ابن مدنی

اکوڑہ خٹک سے گھنٹہ کی مسافت پر
سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے دادا پیر

شاہ عبدالرحیم ولایتی شہیدؒ کے مزار پر بیتے ہوئے لمحات

مولانا سمیع الحق صاحب کی مزار پر حاضری اور فاتحہ خوانی

معمول کے مطابق دفتر اہتمام میں مجلس جمی تھی اطراف و اکناف کے علماء و خدام جمع تھے امیر محفل مولانا سمیع الحق صاحب تشریف فرما تھے جب کہ سامنے دو سفید ریش بزرگ نہایت ادب کے ساتھ بیٹھے تھے دونوں کا ایک ہی اصرار تھا اور ایک ہی بات کی تکرار کہ آپ دستار بندی میں شرکت فرمائیں مگر مولانا صاحب کی طرف سے بوجہ، اعذار انکار، دونوں میں ایک نے کہا آپ کی آمد سے نہ صرف ہماری جلسہ دستار بندی کو چار چاند لگ جائیں گے بلکہ آپ کو بھی ایک بہت بڑا نفع ملے گا، مولوی صاحب کے اس بات پر حاضرین مجلس چونک اُٹھے، راقم بھی قریب ہوا کہ وہ نفع والی بات کیا ہے؟ مولوی صاحب نے کہا کہ آپ کو حضرت سید الطائفہ امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے دادا پیر کے مزار کی زیارت بھی کرائیں گے مولانا سمیع الحق صاحب سمیت ہم سب کی سانس رک گئی کہ کہاں مردان کا چھوٹا سا قصبہ طورو مایار اور کہاں سید الطائفہؒ کے پیران پیر؟ (جبکہ اکوڑہ خٹک میں دریائے کابل کے پُل بن جانے کے بعد سے جنوب میں طورو مایار اکوڑہ سے صرف گھنٹہ کے مسافت پر ہے) مولوی صاحب نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے پیر و مرشد حضرت نور محمد جھنجانوی اور ان کے پیر شاہ عبدالرحیم ولایتی شہید (عرف سنگر بابا) یہ نام سنتے ہی مولانا سمیع الحق صاحب بھی اپنی فکری مرشد سید ابوالحسن علی ندوی کی طرح جذباتی ہو گئے ''جہاد حریت'' کی پوری داستان ان کے ذہن میں مستحضر ہوئی اور بغیر کسی توقف کے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا ''اکثر حضرات سنگر بابا کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں مگر حقیقت حال بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ وہ کس درجے کے ولی تھے انہوں نے سید احمد شہیدؒ کیساتھ ہندوستان سے جہاد کے لئے ہجرت کی، ان کا شمار وقت کے اجلۂ اکابر میں ہوتا ہے یہ وہی

شخص تھے جن کی مشاورت کے بغیر حضرت سید شہید کوئی قدم نہیں اٹھاتے ۔مولانا صاحب نے ان کے شجرہ طریقت و جہاد کو مختصر بیان فرمایا جسکی ایک جھلک حسب ذیل نقشے میں ملاحظہ فرمائیں ۔

شجرہ طریقت و جہاد

امیر المومنین ، امام المجاہدین

حضرت **سید احمد شہید**ؒ (شہادت : بالاکوٹ ۱۲۴۶ھ)

سید العلماء قدوۃ المجاہدین حضرت مولانا شاہ اسماعیلؒ
(خلیفۃ راشتین حضرت سید احمد شہیدؒ)

سرخیل مجاہدین حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ
(شہادت ، تورو ضلع مردان)

سر حلقہ مجاہدین حضرت مولانا سید نصیر الدین دہلویؒ
جانشین حضرت سید احمد شہید (م ۱۲۵۶ھ بمقام ستھانہ ، ہزارہ)

نور الاسلام حضرت میانجیو نور محمد جھنجانویؒ
(م ۔۱۲۵۹ھ)

شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ (م ۔۱۳۱۷ھ)
امیر المومنین جہاد شاملی ۱۸۵۷ء (۷۳۔۱۲۷۴ھ)

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہیؒ (م ۔۱۳۲۳ھ)
قاضی القضاۃ جہاد شاملی ۱۸۵۷ء

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
بانی دار العلوم دیوبند (م ۔۱۲۹۷ھ)

قطب عالم حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائپوریؒ (م ۔۱۳۳۷)
قائمقام امیر تحریک شیخ الہندؒ (تحریک ریشمی رومال)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ
(م ۔۱۳۳۹ھ)

قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوریؒ (م ۔۱۳۸۲ھ)
مرشد الاحرار سرپرست تحریک شیخ الہندؒ و مدارس دینیہ برصغیر

سید المجاہدین ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ
(م ۔۱۳۷۷ھ)

مولانا سمیع الحق صاحب گفتگو کرتے رہے اور ہم ندامت کی وجہ سے سر جھکائے بیٹھے رہے آخر کیوں اب تک ہم ان کی دیدار سے محروم ہیں مولانا سمیع الحق نے گفتگو سمیٹتے ہوئے فرمایا ''اب تو طورومایار جانا ہم پر لازم ہوگیا اور مولانا یوسف شاہ صاحب سے جلسے کی تاریخ متعین کی راقم نے عرض کیا! اگر ہماری ساری علمی اور روحانی سلسلے اس شخصیت کے ساتھ وابستہ ہیں تو پھر ہم بھی مزار پر آپ کے ساتھ جائیں گے، مولانا سمیع الحق صاحب نے ہماری درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے فرمایا ضرور جائیں گے لیکن ''سیرت سید احمد شہیدؒ'' وغیرہ میری لائبریری سے ڈھونڈ کر نکالو، تا کہ شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ سمیت دیگر شہداء کا تذکرہ دوبارہ تفصیلاً پڑھ لیں۔

مقررہ تاریخ پر جانے کی تیاری شروع ہوگئی لائبریری میں سیرت سید احمد شہیدؒ نہیں ملی البتہ ''مکاتیب سید احمد شہیدؒ'' اور ''وقائع سید احمد شہیدؒ'' دستیاب ہوئے وقائع احمدی ۲۴۷۷ صفحات پر مشتمل قلمی مخطوطہ تھا جسکی فوٹو لیکر شاہ سید نفیس الحسینیؒ نے من وعن شائع کیا ہے جس میں نہ فہرست ہے، نہ عنوان، نہ باب اور نہ فصل ان کا مقصد اس تاریخی دستاویز کو فقط محفوظ کرنا تھا اس سے استفادہ مشکل ہے لیکن سید احمد شہیدؒ اور ان کی تحریک حریت و جہاد کے حوالے سے شائع ہونے والی تمام کتابوں کیلئے ریفرنس بک (Refrence book) کی حیثیت رکھتی ہے جو انتہائی دردناک اور ولولہ انگیز حالات واقعات پر مبنی تاریخی دستاویز ہے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی وقائع احمدی کے متعلق لکھتے ہیں:

''میں نے ''وقائع احمدی'' کے اس دفتر کو جو کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے لفظ بہ لفظ پڑھنا شروع کیا جو وقت اس ذخیرہ کے مطالعہ اور تلخیص میں گزارا وہ عمر کے بیش قیمت ترین لمحات میں سے تھا قلب پر ان حالات و واقعات کا عکس پڑتا تھا ان واقعات نے جو بالکل سادی پوربی اردو میں بیان کئے گئے تھے بارہا دل کے ساز کو چھیڑا، بارہا قلب کو ایمانی حرارت بخشی، بارہا آنکھوں کو غسل صحت دیا، اہل یقین ومقبولین کی صحبت کے جو اثرات بیان کئے گئے ہیں ان واقعات کے مطالعہ اور ان کتابوں کی ورق گردانی کے دوران ہمیں ان کا بارہا تجربہ ہوا اور صاف محسوس ہوا کہ یہ وقت ایک ایمانی اور روحانی ماحول میں گذر رہا ہے معلوم نہیں کہ ان اللہ کے بندوں کے انفاس قدسیہ اور ان کی صحبت میں کیا تاثیر ہوگی جن کے واقعات کے مطالعہ اور جن کے حالات کے دفتر پارینہ کی ورق گردانی میں یہ تاثیر ہے''

متعلقہ کتابیں دستیاب نہ ہونے اور دستیاب کتابوں میں متعلقہ مواد نہ پانے پر مولانا سمیع الحق صاحب کچھ بے چین تھے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے ایک اور کتاب ہاتھ آئی ''سید احمد شہیدؒ سے مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے روحانی رشتے'' مرتبہ مولانا سید نفیس الحسینیؒ مولانا صاحب اور برادرم مولانا سید یوسف شاہ صاحب

میز بان سمیت ایک گاڑی میں جبکہ راقم، مولانا اسلام حقانی اور مولانا فہد مردانی دوسری گاڑی میں سوار ہوئے۔

سید شاہ نفیس الحسینیؒ کی کتاب ''سید احمد شہیدؒ سے مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے روحانی رشتے'' راستے میں پڑھنے کے بعد پہلی نظر حضرت اقدس شاہ عبدالرحیم ولایتی شہیدؒ کے حالات پر پڑی انٹر چینج پر گاڑی سے اتر کر کتاب مولانا صاحب کے حوالہ کی قافلہ طور و مایار کی طرف روانہ ہوا راستے پر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء جا بجا استقبال کیلئے کھڑے تھے وہ بھی قافلے کیساتھ ملتے رہے اور قافلہ آگے بڑھتا رہا طور مایار پہنچے تو سینکڑوں علماء اور عمائدین علاقہ نے امیر قافلہ کا زبردست استقبال کیا دارالعلوم حقانیہ کے قدیم و جدید سینکڑوں فضلاء سٹیج پر موجود تھے سب نے مولانا صاحب کو ان کی قومی، ملی، مذہبی اور سیاسی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا سمیع الحق صاحب خطاب کیلئے ڈائس پر تشریف لائے حفظ قرآن اور تحصیل علم پر مفصل خطاب فرمایا آخر میں اہل علاقہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

آپ حضرات بڑے سعادت مند ہیں میرے والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے ابتدائی اسباق آپکے علاقے میں پڑھے تھے والد ماجد مرحوم طورو مایار کو سمرقند و بخارا سے تشبیہ دیتے تھے میرے دادا حاجی مولانا معروف گل صاحب راتوں رات اکوڑہ سے پیدل سفر کر کے سحری کے وقت آپکے علاقے میں پہنچ کر کہیں درخت کی شاخ پر بیٹھ جاتے اور معائنہ کرتے کہ میرا بیٹا (مولانا عبدالحق) تہجد کیلئے اُٹھتا ہے یا نہیں، نوافل پڑھتا ہے یا نہیں، مطالعہ کرتا ہے یا نہیں؟

اے سرزمین جہاد کے رہنے والو! آپ کا علاقہ سمرقند و بخارا کیوں بنا؟ اس کے پیچھے بہت بڑی تحریک ہے اور شہداء کا خون شامل ہے ''سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفقاء کار کے مجاہدانہ کارنامے'' آپکے علاقے کا ہر فرد جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ سنگر بابا اور ان دیگر ساتھیوں کا مزار یہاں کیوں بنا ہے؟

مولانا سمیع الحق صاحب نے بیان کو سمیٹ کر طلباء کی دستار بندی کی اور فوراً سنگر باباؒ کے مزار پر روانہ ہوئے سفر کرتے کرتے پختہ سڑک ختم ہوئی کچے راستے پر کھیتوں میں چلتے چلتے گنجان باغ میں پہنچ گئے پھلوں کے باغ کو عبور کیا تو سامنے سنگر بابا کا مزار نظر آیا، مولانا سمیع الحق صاحب نے گاڑی سے اترتے وقت راقم کو بلا کر فرمایا! دیکھو یہ بھی سنگر بابا کی کرامت ہے ان کے حوالے سے تمام معلومات اس کتاب میں ملے جس کو ہم غیر متعلقہ سمجھ رہے تھے کتاب سے اقتباسات کی نشاندہی کر کے راقم اور اسلام بھائی کو فرمایا پڑھ

لو یہ کس درجے کے ولی تھے، مولانا صاحب طورو مایار کی جنگ کا تذکرہ فرماتے رہے مزار پر پہنچ کر سب حضرات نے فاتحہ خوانی اور مراقبہ کیا وسیع و عریض درخت کے نیچے قبر کے اوپر سر کی طرف تختی پر آٹھ شہدا کے نام درج تھے۔

کتبے کی عکسی تصویر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات
بل احیاء ولکن لا تشعرون
۱۲۴۵ ھجری
۲۱ رمضان المبارک
جنگ مایار میں حضرت امیر المومنین حضرت حاجی سید احمد شہیدؒ
حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ کے سرفروش و جان نثار شہدائے
اجتماعی قبر:-
۱:- شہید اول عارف باللہ حضرت حاجی عبد الرحیم ولایتیؒ
دادا پیر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ
۲:- سید ابو محمد نصیر آبادیؒ
۳:- میر رستم علی چل گانویؒ
۴:- شیخ عبد الحکیم پھلتیؒ
۵:- عبد الرحمٰن تورو والےؒ
۶:- فضل الرحمٰن بردوانیؒ
۷:- کریم بخش گھماتھ پوریؒ
۸:- عبد الرحمٰن رائے بریلویؒ
نصب کردہ
سلطان حنیف اورکزئی

تختی کے نیچے حضرت اقدس سید نفیس الحسینیؒ کا نام نامی درج تھا یہ کتبہ ہمارے انتہائی مخلص اور اولیاء اللہ کے خادم جناب سلطان حنیف اورکزئی سابق ڈی آئی جی مردان نے نصب کیا تھا۔

قبر کے قریب دیوار میں دو کتبے نصب تھے ایک اردو جبکہ دوسرا پشتو زبان میں جس میں سید احمد شہیدؒ کے تحریک کی مختصر تاریخ تھی اردو والا کتبہ پشتو والے کتبے کا ترجمہ تھا جس میں ترجمے کی اغلاط سمیت تاریخی غلطیاں بھی تھیں مثلاً جنگ اکوڑہ سمیت بہت اہم واقعات کو درمیان میں نظرانداز کیا گیا تھا۔

مزار کے کتبہ پر درج شاہ عبد الرحیم ولایتیؒ عرف سنگر بابا اور دیگر شہداء کے تذکرہ میں مولانا غلام

رسول مہرؒ رقم طراز ہیں:

جو غازی مایار اور طورو کے درمیان شہید ہو کر گرے تھے، ان کی لاشیں تورو پہنچا دی گئیں ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنھیں زندہ اٹھایا گیا لیکن صرف رمق باقی تھی اور جلد جاں بحق ہو گئے ان کے نام اور مختصر تفصیل منظورہ کے بیان کے مطابق یہ ہیں:

۱: مولوی عبدالرحمٰن ساکن طورو: جو ابتداء سے سید صاحب کے ساتھ رہے بارہا سفارتی خدمات انجام دیں ان کا سر تن سے الگ ہو چکا تھا۔

۲: شیخ عبدالحکیم پھلتی: ان کا سر بھی تن سے الگ تھا بڑی مشکل سے سر ڈھونڈ کر لائے اور تن سے ملا دیا گیا۔

۳: کریم بخش گھاٹم پوری: ادھر لڑائی شروع ہو گئی ادھر انہوں نے جلدی جلدی اپنے ساتھیوں کیلئے روٹیاں پکا کر کمر میں باندھیں اور میدان جنگ کی طرف چلے راستے میں درانی سوار سید صاحب کے سواروں سے لڑتے بھڑتے آ رہے تھے کریم بخش ان میں گھر گئے کسی نے تلوار مار کر انہیں شہید کر ڈالا۔

۴: فضل الرحمٰن بردوانی۔

۵: لعل محمد: ان کا وطن معلوم نہ ہو سکا یہ سید صاحب کے باورچی خانے سے متعلق تھے۔

۶: حاجی عبدالرحیم پکھلی والے۔

۷: شیخ عبدالرحمٰن رائے بریلوی: یہ سخت زخمی ہوئے تھے تورو لا کر ان کے زخم سیے گئے کچھ باتیں بھی کیں پانی بھی پیا، پھر جاں بحق ہو گئے غازیوں میں سے یہی تھے جنہیں غسل بھی دیا گیا اور کفن بھی پہنایا گیا۔

۸: میر رستم علی چل گانوی: ان کو اٹھا کر لایا گیا تو سسک رہے تھے راستے میں یا طورو پہنچ کر فوت ہوئے۔

۹: سید ابو محمد نصیر آبادی

دو اور صاحب تھے جن کے نام راوی کو یاد نہ رہے۔ (بحوالہ کتاب: از مولانا غلام رسول مہر)

طورو میں تدفین: شاہ اسماعیل نے طورو سے باہر شمال و مشرقی کونے میں ایک بڑی قبر کھدوائی اور تمام لاشوں کو مندرجہ ذیل ترتیب سے رکھا: سب سے آگے قبلہ رخ حاجی عبدالرحیم پکھلی والے (غالباً حضرت شاہ

عبدالرحیم ولایتی پکھلی کے علاقے میں لشکر اسلام کی خدمات سرانجام دیتے تھے پکھلی ہزارہ کے علاقے میں واقع ہے ان کے ساتھ سید ابومحمد نصیرآبادی، پھر میر رستم علی، شیخ عبدالحکیم پھلتی، فضل الرحمٰن، مولوی عبدالرحمٰن ساکن طورہ، کریم بخش اور بانی حضرات، سب کے بعد عبدالرحمٰن رائے بریلوی کی لاش رکھی گئی، جنھیں کفن بھی پہنایا گیا تھا باقی تمام اصحاب کو بلا غسل و کفن ان کے لباسوں میں ہی بدستور رکھ دیا گیا مولانا نے فرمایا کہ ان کے عماموں کا ایک سرا لے کر منہ ڈھانپ دیے جائیں۔

شہداء کی تدفین اور دعا:

شہداء کو دفن کے لیے لایا گیا مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا کہ ان سب کے چہرے ان کے عماموں سے چھپا دو اور ان کے کپڑے دیکھ لو جو کچھ پیسہ روپیہ وغیرہ بندھا ہو اس کو کھول لو کسی شخص نے قبر میں اتر کر ان کے چہرے ڈھک دیے اور پٹکے وغیرہ ٹٹول لیے پھر کئی آدمی ایک بڑی سی چادر قبر کے منہ پر تان کر کھڑے ہو گئے اور سب مٹی دینے لگے تختے بنگے کچھ نہیں رکھے گئے اسی طرح صرف مٹی سے توپ دیا اس کے بعد مولانا صاحب اور سب نے مل کر بہت دیر تک ان سب کے لئے دعائے مغفرت کی جو لوگ شریک دفن تھے محبت سے روتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ تو جس مراد کو آئے تھے اس مراد کو پہنچے ہم لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ ایسی شہادت نصیب کرے۔

تھوڑی دیر کے بعد مغرب کی اذان ہوئی سب نے سید صاحب کے پیچھے نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے بہت دیر تک سر برہنہ ہو کر ان شہیدوں کی مغفرت کے واسطے دعا کی۔ (سیرت سید احمد شہید)

سید احمد شہیدؒ سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی تک

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ متوفی ۱۱۷۶ھ کے فرزند ارجمند مرشد وقت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ متوفی ۱۲۳۹ھ نے اپنے جواں سال مسترشد و خلیفہ اعظم امام المجاہدین حضرت سید احمد شہیدؒ متوفی ۱۲۴۶ھ کو ۱۲۳۴ھ کے اواخر میں اپنا لباس خاص پہنایا اور بڑی خوشی سے رخصت کیا تو حضرت سید احمد شہید دہلی سے دوابے کے دورے پر روانہ ہوئے اس مبارک سفر میں نانوتہ کے مقام پر ایک کمسن بچہ بھی حصول برکت و سعادت کیلئے حضرت سید احمد شہید کی گود میں دیا گیا آپ نے اسے بیعت تبرک میں قبول فرمایا اقبال و فیروز مندی نے اس سعید بچے کے قدم چومے وہ اپنے سن شعور کی منزلیں طے کرتا ہوا عالم شباب ہی میں مقتدی علماء و صلحاء بن گیا رحمت خداوندی نے اس کے سر مبارک

پر سروری و سرداری کی کلاہ افتخار رکھی اور شیخ العرب والعجم بنا دیا یہ طالع ارجمند و رفیع و بال بلند شخصیت تاریخ میں شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے نام نامی سے زندہ جاوید ہے۔

آپ کی ولادت با سعادت ۲۲ رسفر ۱۲۳۳ھ کو ہوئی سولہ سال کی عمر میں حصول علم میں مشغول رہے مختلف علماء سے استفادہ علمی کرتے رہتے تھے ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس کی طرف ان کا رجحان زیادہ تھا ایک دن خواب دیکھا مجلس اعلیٰ واقدس حضرت سرور عالم مرشد اتم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہے غایت رعب سے قدم آگے نہیں پڑتا کہ اچانک ان کے جد امجد حافظ بلاقیؒ تشریف لائے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر حضور ﷺ تک پہنچا دیا اور آنحضرت ﷺ نے ان کا ہاتھ حضرت میاں جی نور محمد چشتی قدس سرہٗ کے حوالے کر دیا اس وقت تک بظاہر میاں جی سے کسی طرح کا تعلق نہ تھا اس دوران حاجی صاحب عجیب قسم کے حیص بیص میں مبتلا تھے آخر کار حاجی صاحب میاں جی کے استانے پہنچ کر ایک عرصہ تک میاں جی کی خدمت بابرکت میں حلقہ نشین رہے اور سلاسل اربعہ کی تکمیل کی اور خرقہ خلافت، واجازت خاصہ و عامہ سے مشرف ہوئی تمام اکابر دیو بند کا پیرو مرشد قرار پائے اور تمام اکابر دیو بند اس سے جڑے ہوئے ہیں۔

حضرت میاں جی نور محمد جھنجانویؒ متوفی ۱۲۵۹ھ کا تذکرہ:

۱۲۰۱ھ کو بمقام جھنجانہ مظفر نگر میں، ولادت باسعادت ہوئی حضرت شاہ عبدالرزاق جھنجانوی کی اولاد میں تھے بچپن میں حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہوئے تعلیم علوم ظاہری دہلی میں پائی پھر واپس قصبہ لوہاری نزد جلال آباد میں بچوں کو قرآن کریم اور فارسی کی تعلیم دینے لگے حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ سے چاروں نسبتیں حاصل کیں متبع سنت تھے ۳۰ سال تک تکبیر اولیٰ قضا نہیں کی معاملات و مسائل دینی میں بڑی محتاط تھے، نہایت درجہ سادہ متوضع اور منکسر مزاج تھے، جلالی قسم کی شخصیت کے مالک تھے سید احمد شہید کے قیام کے دوران ان کے پیرو مرشد شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ نے لوہاری سے آپ کو بلایا اور اپنے سامنے حضرت سید احمد شہیدؒ سے بیعت کروایا اور سید احمد شہیدؒ نے چاروں سلسلوں میں حضرت میاں جی جھنجانوی کو اجازت مرحمت فرمائی میاں جی اپنے ہر دو مرشدان گرامی کے قدم بہ قدم متبع سنت، جامع شریعت وطریقت اور سلف صالحین کا نمونہ تھے۔

سنگر بابا کا تذکرہ:

چونکہ انکے مرشد حضرت شیخ المشائخ حاجی شاہ عبدالرحیم شہید عرف (سنگر بابا) تھے لہذا صاحب مزار کا تذکرہ ہمارے تاریخ کا ایک روشن باب ہے سنگر بابا سادات کرام روہ افغانستان سے ہیں نام مولا کی طلب میں وطن سے نکلے پہلے حضرت سید رحم علی شاہ صاحب (م ۱۲۰۴ھ) (از احفاد حضرت شاہ قمیص سادھوروی قدس سرہٗ) سے جو مقام پنجلاسہ ضلع انبالہ میں مقیم تھے مشرف بہ بیعت ہوئے اور عرصہ تک ریاضت میں مصروف رہ کر نسبت طریقہ قادریہ حاصل کی، بعد ازاں نسبت عشقیہ چشتیہ کا اکتساب حضرت شاہ عبدالباری ماروھی قدس سرہٗ (م ۱۲۲۶ھ) سے اور آخر میں بیعت جہاد باطریقت حضرت سید احمد شہید قدس سرہٗ (۱۲۴۶ھ) سے کی (انوار العارفین، تحفۃ الابرار ص ۱۸۷ ج ۲، انوار العاشقین ص ۱۸۲)

شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ کے بارے میں شاہ عبدالعزیز کا فرمان:

حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ "مومن خاں مومن دہلوی مجھ سے فرماتے تھے کہ ایک بار چند حضرات شاہ عبدالعزیز صاحبؒ سے حدیث پڑھ رہے تھے کہ تذکرہ اکابروں کا آ گیا ہم لوگوں نے عرض کیا اب بھی کوئی ایسا اکابر ہے شاہ صاحب نے فرمایا کہ پرسوں کو ہمارے پاس فلاں حلیہ کا ایک شخص مسئلہ دریافت کرنے آئے گا وہ مرد کامل ہے، سمت اور وقت بھی متعین کر دیا ہم لوگ روز موعود پر زینت المساجد میں کہ دریائے جمنا کے کنارے واقع ہے ان کے اشتیاق میں بیٹھے تھے وقت مقررہ پر دریا کے کنارے اسی حلیہ کے ایک بزرگ نمودار ہوئے اور سب ان کی زیارت سے مشرف ہوئے وہ بزرگ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ تھے۔"

سید احمد شہیدؒ سے بیعت

حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتی قدس سرہٗ نے امیر المومنین امام المجاہدین حضرت سید احمد شہیدؒ سے اس وقت بیعت کا شرف حاصل کیا جب دو آبے کا مشہور تاریخی و تبلیغی دورہ کرتے ہوئے سید صاحب سہارنپور میں رونق افروز ہوئے اس تمام سفر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا عبدالحی صاحبؒ اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ ہمرکاب تھے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتی دل و جان سے حضرت سید صاحب کے عاشق تھے اور ان کی نظر

میں حضرت سید صاحبؒ کا مرتبہ و مقام نہایت درجہ رفیع و بلند تھا ادھر حضرت سید صاحب بھی حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ کو ایک عالی نسبت شیخ طریقت جانتے تھے اور اس سلسلے میں ان کو صائب الرائے مانتے تھے یہی وجہ ہے کہ تربیت سلوک کیلئے بعض خاص مسترشدین کو بھی ان کے سپرد فرما دیا کرتے تھے۔

مولائے روم کی عشق کا نمونہ

حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ تو حضرت امیر المومنین سید احمد شہیدؒ کی محبت میں ایسے فریفتہ و وارفتہ ہوئے کہ حضرت شمس تبریزی اور مولانا روم کے جذبہ وعشق کی یاد تازہ کر دی انہوں نے اپنی مسند بیعت وارشاد چھوڑ چھاڑ کر حضرت سید صاحب کی مستقل معیت اختیار کر لی تھی اور سفر وحضر میں ہمیشہ ساتھ رہتے تھے سفر حج بھی اکھٹے کیا، پھر ہجرت جہاد میں مردانہ وار ساتھ رہے حتیٰ کہ سید صاحب کے ہمراہ مایار کی جنگ میں شہید ہوکر سرفرازی حاصل کی۔

جنگ مایار میں حملہ آور شاہ عبدالرحیم کی جرات وشجاعت

''منظورہ'' میں ہے کہ جس وقت سید صاحبؒ کی جماعت پر درانی سواروں اور پیادوں کا حملہ ہوا چونکہ ان کا ہجوم بہت تھا اور سید صاحب کے ساتھ کے پیادے تھوڑے تھے حاجی عبدالرحیم خاں مرحوم جو ایک مرد درویش اور سید صاحبؒ کے محبّ جاں نثار تھے فرط محبت سے تاب نہ لاسکے اور سواروں کو للکار کر کہا کہ عزیزو! درانیوں کے اس انبوہ عظیم نے امیر المومنین کی جماعت قلیل پر حملہ کیا ہے اگر آپ ہی نہ رہے تو زندگی کا کیا مزہ؟ آؤ، بائیں جانب سے حملہ کریں یہ سوار چونکہ تعداد میں تھوڑے تھے اور درانی تین ہزار سے کم نہ تھے مقابلہ کی تاب نہ لاسکے اس حالت میں حاجی عبدالرحیم سید ابو محمد، شیخ عبدالحکیم وغیرہ نے شہادت پائی اور سید موسیٰ اور رسالدار عبدالحمید خاں سخت زخمی ہو کر گھوڑے کی پیٹھ سے گرے، درانی سوار جتنی بار پیادوں کے مقابلے سے پسپا ہوتے تھے، انہیں سواروں پر گرتے تھے۔ (سیرت سید احمد شہید ص ۲۵۵ حصہ دوم)

منظورۃ السعداء میں ہے کہ درانیوں کے لشکر میں تخمیناً چار ہزار پیادے اور آٹھ ہزار سوار تھے اور حضرت امیر المومنین کے ہمراہی اس وقت ہندی وملکی تین ہزار پیادے اور پانچ سو سوار تھے۔

مایار کی جنگ میں لشکر اسلام کو فتح ہوئی چالیس (۴۰) غازیوں کے قریب شہید ہوئے درانیوں

کوشکست فاش ہوئی ان کے اسی (۸۰) آدمی مارے گئے ۔

یہ ایک عجیب قدرتی اتفاق ہے کہ جس مبارک تبلیغی سفر میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کمسنی کے عالم میں حضرت سید احمد شہید کی گود میں دیے گئے اور سید صاحب نے انہیں بیعت تبرک میں قبول فرمایا اسی سفر میں چند ہی روز بعد حاجی صاحب کے دادا پیر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتیؒ اور پیر و مرشد حضرت میاں جی نور محمد صاحب جھنجانویؒ بھی حضرت سید صاحب کی بیعت و اجازت سے مشرف ہوئے ۔

الحاصل حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی بنفس نفیس ، ان کے مرشد اول حضرت مولانا سید نصیر الدین دہلویؒ ، مرشد ثانی ، حضرت حضرت میاں جی نور محمد صاحب جھنجانویؒ اور پھر دادا پیر حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتی شہیدؒ سب کے سب امیر المومنین امام المجاہدین حضرت سید احمد شہید قدس سرہٗ کے حلقۂ عقیدت و ارادت اور سلسلہ بیعت و ارشاد سے وابستہ ہیں ۔

سنگر باباؒ کی کرامات

مزار پر امیر قافلہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دیر تک یہی تذکرہ کرتے رہے مقامی لوگوں نے مولانا صاحب سے سنگر بابا کے مختلف کرامات کا تذکرہ بھی کیا وہاں موجود زمینداروں نے کہا کہ ہم کھیتوں میں کام کرنے کے بعد اپنا سامان یہاں مزار میں چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ یہاں سے کوئی چوری نہیں کرسکتا ۔

اختتامی دعا:

ظہر کی نماز مزار کیساتھ چھوٹی سی مسجد میں پڑھی نماز کے بعد مولانا سمیع الحق صاحب نے تضرع والحاح کیساتھ دعا مانگتے ہوئے فرمایا۔

یارب الشھداء والمجاہدین ! ان شہدا اور بزرگوں کی قربانیوں کی بدولت امت مسلمہ کے حال پر رحم فرمایا اللہ ! تجھے ان پاکباز روحوں کا واسطہ ہمارے ملک کو کفار کے چنگل سے آزاد کردے آمین ۔

مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا واقعی ! بہت بڑے ولی ہیں انشاء اللہ اگلی بار پھر پورا دن گزاریں گے باچشم پرنم وہیں سے واپس ہوئے ، ہماری مجلسیں کئی روز تک ان پاکیزہ نفوس کے تذکروں سے معمور رہیں اپنی بے کار زندگی میں بیتے ہوئے چند لمحات کو اپنے لئے سرمایہ حیات تصور کرتا ہوں یہ قیمتی لمحات دلوں کی دنیا اور یادوں کی بستی میں ہمیشہ ضوفشاں رہیں گے۔